ذہن بڑی تخلیقی صلاحیت سے آراستہ ہے۔ اس کی شہادت اس پمفلٹ سے ملتی ہے جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی جھلکیوں کے ذریعے یہ دکھایا گیا ہے کہ اسلامی قیادت میں کیا اوصاف ہونے چاہئیں۔ حضور کی دعوت، مقاصدِ دعوت اور مقامِ دعوت، اپنی تیاری، مخاطبینِ دعوت سے طرزِ معاملہ، اپنے رفقائے دعوت (یا جماعت) کے لیے بحیثیت قائد و مربی کے سبق آموز رویہ۔

بحث و گفتگو کرتے ہوئے جہاں ضرورت پیش آتی ہے، مؤلف نے پورے زورِ کلام اور زورِ استدلال سے کام لیا ہے، مگر غالب اُن کا انداز انکسار ہے۔ ساری گفتگو میں ایک طرح کی دردمندی شامل ہے۔ خلاصہ مدعا یہ ہے کہ:

"ہم آپؐ کے تعلیم و قیادت کے طرز و طریق سے اپنے لیے رہنمائی حاصل کر سکیں"۔

محمود احمد عباسی | از علی مطہر نقوی۔ ناشر: ادارۂ تحفظ ناموسِ اہل بیت پاکستان۔ نمبر اسے ۲۱۹، بلاک سی، شمالی ناظم آباد، حیدری، کراچی ۳۳۔ صفحات: ۱۷۶۔ قیمت ۱۵/- روپے

تاریخ میں کبھی کبھی کوئی ایسی شخصیت رونما ہوتی ہے جو کوئی مفید خدمت کرنے کے بجائے لوگوں کو اچنبھے یا اضطراب میں ڈال دیتی ہے۔ اسی شانِ طرفگی کے ساتھ محمود عباسی صاحب اُبھرے اور "خلافتِ معاویہ و یزید" نامی کتاب لکھ ڈالی۔ جس پر خوارج کی روحیں وجد کرتی ہوں گی۔ اُنھوں نے صدیوں کے تاریخی مسلمات کو اتنا اُلٹ دیا کہ یزید کو رحمۃ اللہ علیہ بنا دیا اور امام حسینؓ (بلکہ تمام اہل بیت) کو غداری اور تخریب کے الزامات لگا کر نعوذ باللہ مجرموں کے کٹہرے میں کھڑا کر دیا۔ خیال رہے کہ داستانِ کشمکشِ حسین و یزید کا تعلق ہماری آج کی تاریخ سے بھی ہے۔ عباسی نے اپنے دور کی آمریت پسند اور لادینیت پسند طبقوں اور بادۂ فسق اور سرودِ فجور کے دلدادوں کو کمک پہنچانے کی کوشش کی مگر بے بنیاد "شعبدے" حالات پر اثر انداز نہیں ہو سکتے، آج نہ اس مصنف کی یاد باقی ہے نہ اس کی تصنیف۔ ۱۹۸۲ء کی شائع شدہ ایک کتاب نے محض تاریخی ریکارڈ کو تازہ کر دیا۔

اِس کتاب میں محمود عباسی صاحب کی شخصیت اور ان کی فکر کی جو خوفناک تصویر سامنے آتی ہے اس کے مختصر گوشے بطورِ خاص آپ کتاب کے صفحہ ۲۶ تا ۴۰ میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں ان کی کتاب اور ان کے فکری تواتر پر تنقید بھی کی گئی ہے۔